الذبح لغیر اللہ

غلام مصطفی ظہیر امن پوری

تقرب کے لیے جانور ذبح کرنا تعظیم اور عبادت ہے۔ مخلوق کی عبادت شرک ہے۔

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (۷۷۴ھ) فرماتے ہیں:

هٰذَا أَمْرٌ مُجْمَعٌ عَلَيْهِ بَيْنَ الْعُلَمَاءِ : أَنَّ ذَبَائِحَهُمْ حَلَالٌ لِلْمُسْلِمِينَ؛ لِأَنَّهُمْ يَعْتَقِدُونَ تَحْرِيمَ الذَّبْحِ لِغَيْرِ اللّٰهِ، وَلَا يَذْكُرُونَ عَلٰى ذَبَائِحِهِمْ إِلَّا اسْمَ اللّٰهِ، وَإِنِ اعْتَقَدُوا فِيهِ تَعَالٰى مَا هُوَ مُنَزَّهٌ عَنْ قَوْلِهِمْ، تَعَالٰى وَتَقَدَّسَ .

''اس پر علما کا اجماع ہے کہ اہل کتاب کا ذبیحہ مسلمانوں کے لئے حلال ہے۔ کیونکہ وہ غیر اللہ کے لئے ذبح کو حرام سمجھتے ہیں، وہ اپنے ذبیحہ پر اللہ ہی کا نام لیتے ہیں، اگرچہ وہ اللہ کے متعلق ایسا عقیدہ ضرور رکھتے ہیں، جس سے وہ پاک ہے۔ اللہ بلند اور مقدس ہے۔''

(تفسير ابن كثير : 40/3، عمدة القاري للعيني :118/21)

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾

(الأنعام : 162)

”کہہ دیجئے، میری نماز، میرا ذبح، میری زندگی اور میری موت اللہ رب العالمین کے لئے ہے۔“

علامہ صنع اللہ حنفی (۱۱۲۰ھ) لکھتے ہیں:

أَيْ : إِنَّ صَلَاتِي وَذِبْحِي كَمَا فُسِّرَ بِهِ .

”یعنی میری نماز اور میرا ذبیحہ اللہ کے لئے ہے، جیسا کہ اس کی تفسیر کی گئی ہے۔“

(سيف الله على من كَذَب على أولياء الله، ص 68)

فرمان باری تعالیٰ ہے:[

﴿فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ﴾(الكوثر : 2)

”اللہ کے لئے نماز پڑھیں اور ذبح کریں۔“

فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهِ﴾(المائدة : 3)

”جو چیز غیر اللہ کے نام منسوب کی جائے۔ (وہ حرام ہے)۔“

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ .

”اس شخص پر اللہ کی لعنت جو غیر اللہ کے لئے ذبح کرتا ہے۔“

(صحيح مسلم : 1878)

حافظ نووی رحمہ اللہ (۶۷۶ھ) فرماتے ہیں:

اَلْمُرَادُ بِهِ أَنْ يَذْبَحَ بِاسْمِ غَيْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى كَمَنْ ذَبَحَ لِلصَّنَمِ أَوِ الصَّلِيبِ أَوْ لِمُوسٰى أَوْ لِعِيسٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِمَا أَوْ لِلْكَعْبَةِ

وَنَحْوِ ذٰلِكَ فَكُلُّ هٰذَا حَرَامٌ وَّلَا تَحِلُّ هٰذِهِ الذَّبِيحَةُ سَوَاءٌ كَانَ الذَّابِحُ مُسْلِمًا أَوْ نَصْرَانِيًّا أَوْ يَهُودِيًّا .

''اس سے مراد یہ ہے کہ جانور کسی غیر اللہ کے نام کے ساتھ ذبح کیا جائے، جیسا کہ بت، صلیب، موسیٰ یا عیسیٰ علیہما السلام کے نام پر کیا جائے یا کعبہ وغیرہ کے نام پر ذبح کیا جائے۔ تو یہ سب ذبیحے حرام ہیں، بھلے ذبح کرنے والا مسلمان ہو، نصرانی ہو یا یہودی ہو۔''

(شرح النّووي : 141/13)

سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

دَخَلَ رَجُلٌ الْجَنَّةَ فِي ذُبَابٍ، وَدَخَلَ آخَرُ النَّارَ فِي ذُبَابٍ، قَالُوا : وَكَيْفَ ذَاكَ؟ قَالَ : مَرَّ رَجُلَانِ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ عَلٰى نَاسٍ مَّعَهُمْ صَنَمٌ لَا يَمُرُّ بِهِمْ أَحَدٌ إِلَّا قَرَّبَ لِصَنَمِهِمْ، فَقَالُوا لِأَحَدِهِمْ : قَرِّبْ شَيْئًا، قَالَ : مَا مَعِي شَيْءٌ، قَالُوا : قَرِّبْ وَلَوْ ذُبَابًا، فَقَرَّبَ ذُبَابًا وَمَضٰى فَدَخَلَ النَّارَ، وَقَالُوا لِلْآخَرِ : قَرِّبْ شَيْئًا، قَالَ : مَا كُنْتُ لِأُقَرِّبَ لِأَحَدٍ دُونَ اللّٰهِ فَقَتَلُوهُ فَدَخَلَ الْجَنَّةَ .

''ایک مکھی کی وجہ سے ایک شخص جنت میں داخل ہوا اور دوسرا جہنم میں، لوگوں نے عرض کیا: وہ کیسے؟ فرمایا: پچھلی امتوں میں دو آدمی سفر پر جا رہے تھے کہ راستے میں چند لوگوں کو دیکھا ایک بت کی پوجا کر رہے ہیں اور شرط لگا رکھی ہے کہ یہاں سے وہی گزر پائے گا، جو اس بت پر چڑھاوا دے گا، ایک شخص سے

کہا چڑھاوا دو، کہنے لگا: میرے پاس تو کچھ بھی نہیں، کہنے لگے: چڑھاوا ضرور دو، بھلے ایک مکھی ہی کیوں نہ ہو، اس نے ایک مکھی کا چڑھاوا دے دیا اس کی جان خلاصی ہو گئی، اسی باعث جہنم میں چلا گیا، دوسرے سے کہا چڑھاوا دو، کہنے لگا: میں غیر اللہ کے لئے چڑھاوا نہیں دے سکتا، بت پرستوں نے اسے قتل کر دیا، اللہ نے اسے جنت کا وارث بنا دیا۔''

(حلية الأولياء وطبقات الأصفياء لأبي نعيم الأصبهاني :203/1، وسندهٗ صحيحٌ)

معلوم ہوتا ہے کہ شرک ہر دور میں ممنوع، حرام اور رب کریم کے نزدیک مبغوض رہا ہے، اسی لئے تو مجبوری کے عالم میں ایک مکھی چڑھاوا دینے والے کو جہنم میں جانا پڑا، آستانوں پر بکرے قربان کرنے سے پہلے اس حدیث کو بار بار پڑھ لینا چاہئے۔

علامہ صنع اللہ حنفی (۱۱۲۰ھ) فرماتے ہیں:

أَمَّا كَوْنُهُمْ جَوَّزُوا لَهُمُ الذَّبَائِحَ وَالنُّذُورَ، أَثْبَتُوا لَهُمْ فِيهِمَا الْأُجُورَ، فَيُقَالُ : هٰذَا الذِّبْحُ وَالنَّذْرُ إِنْ كَانَ عَلَى اسْمِ فُلَانٍ، وَّفُلَانٍ، فَهُوَ لِغَيْرِ اللّٰهِ، فَيَكُونُ بَاطِلًا...... وَالنَّذْرُ لِغَيْرِ اللّٰهِ إِشْرَاكٌ مَّعَ اللّٰهِ، فَلَا أَكْبَرَ مِنْ مَعْصِيَتِهٖ ...... فَالنَّذْرُ لِغَيْرِ اللّٰهِ كَالذِّبْحِ لِغَيْرِهٖ ...... فَالْحَاصِلُ : أَنَّ النَّذْرَ لِغَيْرِ اللّٰهِ فُجُورٌ، فَمِنْ أَيْنَ لَهُمُ الْأُجُورُ؟ وَكَذَا الذَّبَائِحُ .

''انہوں نے اولیا کے لیے ذبیحے اور نذریں جائز قرار دی ہیں، ان میں اپنے لیے اجر و ثواب کی امید رکھتے ہیں، تو ان سے کہا جائے گا: اگر یہ ذبیحہ اور نذر فلاں، فلاں کے نام پر ہو، تو یہ غیر اللہ کے لیے ہو گی، یوں یہ عمل باطل ٹھہرے

گا۔ ...... غیر اللہ کی نذر ونیاز اللہ کے ساتھ شرک ہے، اس سے بڑا گناہ کوئی نہیں۔ ...... غیر اللہ کی نذر ونیاز، غیر اللہ کے لیے ذبح کی مانند ہے۔ ...... حاصل کلام یہ ہے کہ غیر اللہ کے لیے نذر ونیاز گناہ کا کام ہے، اس میں اجر وثواب کہاں؟ اسی طرح غیر اللہ کے نام پر ذبح (بھی گناہ ہے، ثواب نہیں)۔''

(سیف اللّٰہ علی من کَذَب علی أولیاء اللّٰہ، ص 67-70)